خبر و نظر

جون 2007ء

شائع کردہ سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی میں نئے
'لنکن کارنر'
کا قیام

امریکی تجارتی نمائندہ سفیر سوسن شواب نے 15 اپریل کو لاہور میں وفاقی وزیر تجارت ہمایوں اختر خان سے ملاقات کی۔ یہ ملاقات کیئرنس گروپ کے اجلاسوں کے سلسلے میں ہوئی، جو 16 سے 18 اپریل 2007 تک لاہور میں منعقد ہوئے۔ (فوٹو: اکمل بھٹی)

پشاور کے امریکی قونصل خانے کی پرنسپل آفیسر Lynne Tracy 23 اپریل 2007 کو یوم ارض کے موقع پر صوبہ سرحد کی زرعی یونیورسٹی میں ایک پودا لگا رہی ہیں۔ (فوٹو خبر و نظر)

خبر و نظر

جون 2007ء شمارہ نمبر 6

فہرست مضامین

قارئین خبر ونظر کے خطوط 4

آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی میں "لنکن کارنر" کا افتتاح 5

قائم مقام ڈپٹی چیف آف مشن جیمز ولیمز کی تقریر سے اقتباسات 6

وزیر اعظم آزاد جموں وکشمیر سردار عتیق احمد خان کی تقریر سے اقتباسات 7

آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی کے
وائس چانسلر ڈاکٹر منظور حسین خان کی تقریر سے اقتباسات 7

لنکن کارنر کیا ہے؟ 8

پاکستان میں لنکن کارنرز 9

آزاد پریس جمہوریت کے لئے ضروری ہے 10

پورٹ قاسم کراچی پر انٹرنیشنل کنٹینر سیکورٹی کے نظام کی تنصیب 11

فل برائیٹ وظائف کے طالبعلموں کی چوتھی سالانہ کانفرنس 12

امریکی سفارتکار کا بین المذاہب ہم آہنگی کی ضرورت پر زور 13

پاکستان کو برڈ فلو سے بچاؤ کے آلات کی فراہمی 14

مظفر گڑھ میں امریکی کمپنی کا خیراتی طبی مرکز 15

امریکی طاقت کا راز......ایک قوم کے طور پر کام کرنے کا یقین 16

مانسہرہ میں صحت کی بہتر سہولیات کی فراہمی کے منصوبہ کا آغاز 18

الحمرا آرٹس سینٹر میں امریکی فلمی میلہ 19

ڈاڈر اسکول کی بچیوں کا امریکی سفارتخانے کا دورہ 20

ایڈیٹر ان چیف

الیزبتھ او۔کولٹن
پریس اتاشی
سفارتخانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

شائع کردہ

شعبہ تعلقات عامہ
سفارت خانہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ

رمنا-5، ڈپلومیٹک انکلیو، اسلام آباد
فون: 051-2080000 فیکس: 051-2278607
ای میل: infoisb@state.gov
ویب سائٹ: http://islamabad.usembassy.gov

ڈیزائن

راجہ سعید احمد

اردو سرورق

آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی کی ایک طالبہ لنکن کارنر میں ایک کتاب کے مطالعے میں منہمک ہیں (فوٹو خبر ونظر)

خطوط

شاندار تبدیلی

مجھے ماہنامہ خبرونظر کا تازہ شمارہ موصول ہوا ہے اور میں کہنا چاہوں گا کہ امریکی سفارتخانے کے اس رسالے میں نمایاں طور پر بہتری آئی ہے۔ اس کا مواد اور اس کی تیاری، دونوں میں شاندار تبدیلی آئی ہے۔ اب یہ امریکی ہفت روزہ ''نیوز ویک'' اور ''ٹائم'' کے قریب پہنچ گیا ہے۔ میں نے اپنا یہ فرض جانا کہ اس طرح کے خوبصورت رسالے کی اشاعت پر آپ کو مبارکباد دوں۔

زاہد ملک (ایڈیٹر ان چیف، روزنامہ پاکستان آبزرور، اسلام آباد)

چھانٹ کر

ماہ اپریل 2007ء کا شمارہ پڑھ کر مجھے انتہائی خوشی ہوئی۔ امریکی سینٹرل کمانڈر ایڈمرل ولیم جے فالن اور صدر پاکستان جنرل پرومشرف والی تصویر کافی دیدہ زیب ہے۔ آپ لوگوں نے اس دفعہ بھی مضامین کا انتخاب بہت چھانٹ کر کیا ہے۔ ایک طرف یو ایس ایڈ کی بات کی گئی ہے تو دوسری طرف ایکسس انگلش مائکرو اسکالرشپ پروگرام کی۔ امریکی وزیر خارجہ کی مشیر اعلیٰ شیریں طاہر خیلی کا دورہ پاکستان ہو یا پھر پینے کے صاف پانی پر خرچ کی جانے والی 16.7 ملین ڈالر مالیت کی رقم، یہ تمام مضامین معلومات میں اضافہ کا باعث بنے۔ لیکن اس شمارہ میں مجھے تین مضامین بہت دلچسپ لگے جس میں امریکی ماہر آثار قدیمہ مارک کینوئر کا انٹرویو، محترمہ مصباح صبوحی کا دورہ امریکہ اور ویزا سوالات سے متعلق مضمون شامل ہے۔

آصف انصاری (کوٹری)

انتہائی حیرت

تازہ شمارہ میں یہ پڑھ کر انتہائی حیرت اور خوشی ہوئی کہ امریکی انتہائی مذہبی لوگ ہیں حالانکہ ذرائع ابلاغ میں تو اس کے بالکل برعکس تاثر ملتا ہے۔ آثار قدیمہ کی رپورٹ اچھی لگی۔ امریکی فارن سروس میں خواتین کی تاریخ کے بارے میں پڑھ کر معلومات میں اضافہ ہوا۔

سموئیل فضل حباب (بہاولپور)

سجا ہوا

اپریل 2007ء کا شمارہ اس مرتبہ بھی عمدہ سرورق اور خوبصورت تحریر و تصاویر سے سجا ہوا ہے۔ امریکہ کا قبائلی علاقوں کی ترقی کے لئے مثبت اقدام پاکستانی قوم پر احسانِ عظیم ہے۔ یہ قبائلی علاقے اعلیٰ حکام کی توجہ کے منتظر ہیں۔ قارئین کے خطوط دلچسپ ہیں۔ ویزا سوالات سے بہت فائدہ ہوا۔ قونصل جنرل کے اینسکی کا شکر گزار ہوں کے انہوں نے امریکی ویزا کے حصول کے حوالے سے درست رہنمائی فرمائی۔

محبوب مسیح (راولپنڈی)

بہت اچھا کیا

آپ نے بہت اچھا کیا کہ شیریں طاہر خیلی کی پاکستان آمد اور امریکی فارن سروس میں خواتین کی تاریخ سے متعلق مضامین شائع کئے۔ اس کے علاوہ امریکی ناظم الامور پیٹر بوڈی کا نیشنل ڈیفنس کالج میں پاک امریکہ تعلقات کے بارے میں کانفرنس سے خطاب قابل تعریف ہے۔ آپ کا ''خبرونظر'' نہایت خوبصورت اور رنگین رسالہ ہے۔ یہ رسالہ ملک کے عام بک اسٹالوں پر بھی ملنا چاہئے۔ اس رسالہ میں اگر اردو کے ساتھ ساتھ سندھی سیکشن بھی رکھیں تو بہت اچھا ہوگا۔

غلام عباس جھنجھرو (خیرپورمیرس)

شانہ بشانہ

''خبرونظر'' پڑھنے کے بعد اس بات کا احساس ہوا کہ ہم پوری دنیا کی سیر کر رہے ہیں۔ حالاتِ حاضرہ کا پتا چلتا ہے۔ یہ بھی پتا چلتا ہے کہ یو ایس ایڈ کا پاکستان کی ترقی میں کتنا بڑا کردار ہے۔ 8 اکتوبر کا سانحہ ہو یا آر ی کے لئے بیلی کا پیڑوں کا تحفہ، تعلیم کا میدان ہو یا شعبہ طب، امریکہ ہر جگہ پاکستان کے شانہ بشانہ کھڑا ہے جس کے لئے ہم اس کے بہت بہت مشکور ہیں۔ میں آپ کا اور آپکی ٹیم کا بہت مشکور ہوں جو باقاعدگی سے مجھے رسالہ ارسال کرتے ہیں۔ یہ آپ لوگوں کی محبت کی زندہ مثال ہے۔

احمد شہزاد چوہدری (لاہور)

خوشی کی بات

امریکہ نے ہر مشکل اور کٹھن وقت میں ہماری ہر طرح کی مدد کی ہے اور ہر لحاظ سے دل کھول کر معاونت کی ہے۔ امریکی پالیسی ساز ادارے پوری دنیا میں بلاتفریق رنگ و نسل اور مذہب انسانی خدمت کو اپنا نصب العین سمجھتے ہیں جس کی میں داد دیتا ہوں۔ دور افتادہ اور پسماندہ علاقہ کے متوسط طبقہ سے تعلق رکھنے والے ایک فرد نے پہلی بار ''خبرونظر'' کی استدعا کی اور میری استدعا کو پزیرائی ملی اور میرے لئے باقاعدگی سے رسالہ جاری ہوا جو کہ میرے لئے خوشی کی بات ہے۔

عبدالواحد بارینی بلوچ (نوشکی، بلوچستان)

آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی میں

"لنکن کارنر" کا افتتاح

وزیراعظم آزاد جموں وکشمیر سردار عتیق احمد خان اور امریکی سفارتخانہ کے قائم مقام ڈپٹی چیف آف مشن جیمز ایچ ولیمز نے 26 اپریل کو حکومت امریکہ کی مالی معاونت سے آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی میں قائم کئے گئے "لنکن کارنر" کا باقاعدہ افتتاح کیا۔

لنکن کارنر امریکہ، امریکی ثقافت، معیشت، سیاست، معاشرہ، تاریخ، تعلیم اور لوگوں کے بارے میں اطلاعات کے ماخذ کا مرکز ہے۔ لنکن کارنر پشاور، اسلام آباد اور کراچی میں پہلے سے قائم لنکن کارنر اور دنیا بھر میں 365 دیگر امریکن کارنرز میں شامل ہوگیا ہے۔

امریکی سفارتخانہ کے قائم مقام ڈپٹی چیف آف مشن جیمز ایچ ولیمز نے اپنے خطاب میں کہا کہ لنکن کارنر پاکستان اور امریکہ اور اُن کے عوام کے مابین بڑھتے ہوئے اور متحرک تعلقات کی عملی اور پائیدار علامت ہے۔

وزیراعظم سردار عتیق احمد خان نے کہا کہ امریکی حکومت نے پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کی ترویج میں خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا ہے اور مظفر آباد میں لنکن کارنر کا افتتاح ایک اہم علاقہ میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ کی جانب ایک قدم ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ امریکی عوام کی جانب سے کشمیریوں کے لئے ایک خوبصورت علمی تحفہ ہے۔

امریکی سفارتکار نے مزید کہا کہ یہ (لنکن کارنر) پاکستان اور امریکہ کے درمیان انتہائی وسیع تزویراتی اشتراک کی اہم علامت ہے۔ ہم لنکن کارنر کے باقاعدہ افتتاح کے ذریعہ دونوں ملکوں اور دونوں اقوام کو جوڑنے والے تعلق کو وسیع اور گہرا کرنے کیلئے مسلسل کام کررہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ لنکن کارنر کا افتتاح اکتوبر 2005ء کے المناک زلزلہ کے باعث 18 مہینے کیلئے ملتوی ہوگیا۔ انہوں نے کہا کہ زلزلہ زدہ علاقوں میں لوگوں نے اس سانحہ کا بڑے ضبط وتحمل اور عزم وارادہ سے ڈٹ کر مقابلہ کیا جس سے وہ بہت متاثر ہوئے ہیں۔

جیمز ولیمز نے کہا کہ آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی میں لنکن کارنر اہلیان مظفر آباد اور امریکی عوام کے درمیان پائیدار اور متحرک اشتراک کی ایک اہم مثال ہے۔

جیمز ولیمز نے کہا کہ آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی نے اپنی 27 سالہ تاریخ میں اپنے شاندار علمی معیار اور علاقہ کے لوگوں اور خطہ کی خدمت کے حوالے سے نام کمایا ہے۔

امریکی سفارتکار نے کہا کہ آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی نے متعدد ملکوں بشمول امریکہ کے ساتھ بین الاقوامی اشتراک قائم کیا ہے اور یہ لنکن کارنر اس اشتراک کار کا ایک نمایاں تسلسل ہے۔

"...باھمی مفاھمت کے فروغ کیلئے"

(قائم مقام ڈپٹی چیف آف مشن جیمز ولیمز کی تقریر سے اقتباسات)

(فوٹو خبر ونظر)

یہ بات میرے لئے حقیقتاً باعث مسرت ہے کہ میں آج یہاں پر آپ کے ساتھ ہوں۔ یہ بات خاص طور پر خوشی کی ہے کیونکہ یہ تقریب کافی عرصہ سے التواء کا شکار تھی۔ ہم اکتوبر 2005ء میں آزاد جموں کشمیر یونیورسٹی میں لنکن کارنر کھولنے کیلئے بالکل تیار تھے، لیکن زلزلہ کا المناک سانحہ رونما ہوگیا۔ اس افسوسناک واقعہ میں ایک اور المیہ آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی کے بیشتر حصہ کی تباہی بھی تھا جس میں یہ لنکن کارنر بھی شامل تھا۔

لیکن زلزلہ کے علاقہ کی طرح، آپ اور آپ کے طالب علم اور شمالی پاکستان میں بسنے والے بہت سے لوگوں نے اس سانحہ کا بڑے ضبط وتحمل اور عزم وارادہ سے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ گزشتہ اٹھارہ مہینوں میں آپ نے اپنی زندگیوں کو ازسرنو استوار کیا ہے۔ آپ نے اپنے گھروں کو دوبارہ تعمیر کیا ہے۔ آپ نے یونیورسٹی کو دوبارہ تعمیر کیا ہے۔

اپنی 27 سالہ تاریخ میں آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی نے اپنے شاندار علمی معیار کے حوالے سے نام کمایا ہے اور اپنے علاقہ کے لوگوں اور خطہ کی خدمت کی ہے۔ آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی نے متعدد ملکوں بشمول امریکہ کے ساتھ بین الاقوامی تعلیمی اشتراک قائم کیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ لنکن کارنر اس اشتراک کار کا ایک نمایاں تسلسل ہے۔

امریکہ گزشتہ بیس برسوں سے زیادہ عرصہ سے آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے جن میں کتابوں کے عطیئے، تعلیمی پروگرامز اور ایک ورچوئل کلاس روم کا منصوبہ شامل ہیں۔ آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی میں لنکن کارنر اہلیان مظفر آباد اور امریکی عوام کے مابین ایک پائیدار اور متحرک اشتراک کی اہم مثال ہے۔

یہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان ایک وسیع تزویراتی اشتراک کار کی اہم علامت ہے۔ ہم اس اشتراک میں ایک نئے مقام پر پہنچ گئے ہیں اور ہم لنکن کارنر کے رسمی افتتاح کے ذریعہ دونوں ملکوں اور دونوں اقوام کو جوڑنے والے تعلق کو وسیع اور گہرا کرنے کیلئے مسلسل کام کر رہے ہیں۔

لنکن کارنر امریکہ، امریکی ثقافت، معیشت، سیاست، معاشرہ، تاریخ، تعلیم اور لوگوں کے متعلق معلومات کے ماخذ کا مرکز ہے۔ آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی کا لنکن کارنر دنیا بھر میں پہلے سے قائم 365 سے زیادہ امریکن کارنرز میں شامل ہوگیا ہے۔

آزاد جموں وکشمیر یونیورسٹی کی جانب سے مہیا کئے گئے پیشہ ورانہ مہارت کے حامل عملہ کے ساتھ لنکن کارنر آج کے امریکہ اور امریکی معاشرہ کے متعلق تازہ ترین اور درست معلومات حاصل کرنے کے خواہاں افراد کیلئے ایک قیمتی ماخذ ثابت ہوگا۔ حوالہ جاتی مواد کے علاوہ، لنکن کارنر میں امریکی سیاست، اقتصادیات، تاریخ، معاشرہ اور ادب کے بارے میں کتب، وڈیوز اور ڈی وی ڈیز اور سافٹ ویئر بھی مہیا کئے گئے ہیں۔ امریکہ میں یونیورسٹی کی تعلیم کے بارے میں بھی مواد موجود ہے۔ لنکن کارنر میں پانچ کمپیوٹرز بھی ہیں جو دنیا بھر کی معلومات کی رسائی کیلئے انٹرنیٹ سے منسلک ہیں۔

لنکن کارنر ایک پبلک لائبریری کی طرح ایک اطلاعاتی مرکز کا کام کرے گا۔ یہ ایک ایسا مقام ہوگا جہاں باقاعدگی کے ساتھ پروگرامز، اجلاس، سیمینارز، ورکشاپس اور دیگر تقریبات منعقد ہوں گی۔ ہمارا نصب العین محض اطلاعات فراہم کرنا نہیں ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اطلاعات تک زیادہ رسائی سے ہم باہمی مفاہمت کو مزید فروغ دے سکیں گے۔ پاکستان میں دیگر لنکن کارنرز کے ساتھ یہ نیٹ ورک امریکہ کے بارے میں حقیقی مکالمہ کی شروعات کرنے میں مدد دے گا اور جس سے پاکستانیوں اور امریکیوں کے مابین وسیع تر مفاہمت پیدا ہوگی۔

(فوٹو خبر ونظر)

"علم کا تحفہ"

(وزیر اعظم آزاد جموں و کشمیر سردار عتیق احمد خان کی تقریر سے اقتباسات)

(فوٹو خبرونظر)

آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی میں لنکن کارنر کے افتتاح کے موقع پر مجھے انتہائی خوشی محسوس ہورہی ہے۔ یہ یونیورسٹی کے لئے اور علم حاصل کرنے کے تمام شائقین کے لئے بڑا اہم دن ہے۔ہم اس کے لئے امریکی سفارتخانے کے شکرگزار ہیں۔

امریکی حکومت پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کے فروغ اور اس مقصد کے لئے مقامی حکومتوں کی مدد کرنے میں خصوصی دلچسپی لے رہی ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر امریکی سفارتخانے نے پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں لنکن کارنر قائم کئے ہیں۔ مظفرآباد میں لنکن کارنر کا قیام اعلیٰ تعلیم کے فروغ کے لئے ایک اہم قدم کی حیثیت رکھتا ہے۔

لنکن کارنر طلبا اور محققین کو تازہ ترین معلومات کی فراہمی، ان میں شعور و آگہی پیدا کرنے اور امریکی معاشرے اور ثقافت کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دے گا۔ یہ میرے نزدیک بہت اہم بات ہے، کیونکہ مختلف ثقافتوں کے بارے میں معلومات کی کمی سے انتشار پیدا ہوتا ہے۔

اکتوبر 2005 کے زلزلے کی تباہ کاریوں کے بعد امریکہ نے متاثرہ علاقوں کی بحالی اور تعمیر نو میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ امریکی ڈاکٹروں، انجینئروں اور پائلٹوں نے اپنی خدمات کے ذریعے مقامی لوگوں کے دل جیت لئے۔ ہماری حکومت ان کی شکرگزار ہے۔ میں مشکل کی گھڑی میں یو ایس ایڈ کی طرف سے دی جانے والی امداد کا اعتراف کرتا ہوں۔ یو ایس ایڈ نے خاص طور پر باغ میں بہت شاندار کام کیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ راولاکوٹ، سدھنوتی، مظفرآباد اور آزاد جموں و کشمیر کے دوسرے اضلاع تک بھی یو ایس ایڈ کو اپنا دائرہ کار بڑھانا چاہئے۔

دنیا کے اس حصے میں لنکن کارنر کا قیام، فروغ علم میں نہایت مددگار ثابت ہوگا۔ آج کے دور میں کسی قوم کی ترقی کے لئے اعلیٰ تعلیم کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ 2005 کے زلزلے کے بعد علاقے میں تعلیم کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

اسلام، علم اور رواداری کی ثقافت کا نام ہے۔ آزاد کشمیر میں یہ سنٹر، امریکی عوام کی طرف سے کشمیری عوام کے لئے علم کا شاندار تحفہ ہے۔ اگر لنکن آج زندہ ہوتے تو اس تحفے پر بہت مسرت کا اظہار کرتے۔ کشمیر کے مسلمان علم کا جو شوق اور رواداری کی جو اقدار رکھتے ہیں، لنکن کارنر کے قیام سے انھیں مزید فروغ حاصل ہوگا۔

"ہم امریکہ کی فراخدلی کا اعتراف کرتے ہیں"

(آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر منظور حسین خان کی تقریر سے اقتباسات)

(فوٹو خبرونظر)

امریکی سفارتخانے اور آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی کے درمیان تعاون کی تاریخ خاصی پرانی ہے۔ اسلام آباد کے امریکی سفارتخانے اور اے جے کے یونیورسٹی کے درمیان مفاہمت کی پہلی یادداشت پر، جو معلومات کے تبادلے اور اشتراک عمل کے بارے میں تھی، تقریباً نو سال پہلے دستخط ہوئے تھے۔ ان گزشتہ نو برسوں کے دوران یونیورسٹی کو سفارتخانے سے کتابوں، رسائل اور الیکٹرانک آلات کی شکل میں فراخدلی سے عطیات ملے ہیں۔ہم نے اسلام آباد اور مظفرآباد میں مشترکہ طور پر کئی پروگرام اور ورکشاپیں بھی منعقد کی ہیں۔ ہمارے درمیان قریبی تعاون کا ایک پہلو یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیمی کمیشن نے اساتذہ کی تربیت کے لئے امریکن سنٹر میں متعدد ورکشاپوں کا اہتمام کیا ہے۔ہم امریکی سفارتخانے کا اس بات پر بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے یونیورسٹی کے ساتھ مل کر مظفرآباد میں چار تعلیمی اداروں میں امریکن ڈسکوری سنٹر قائم کئے۔ ان میں سے زیادہ تر سنٹرز کو آٹھ اکتوبر 2005 کے زلزلے سے نقصان پہنچا تھا لیکن توقع ہے کہ یہ جلد ہی دوبارہ کام کرنے لگیں گے۔

سفارتخانے نے لنکن کارنر کے قیام کی شکل میں اشتراک عمل کا جو تازہ ترین پروگرام شروع کیا ہے، وہ نہایت بروقت ہے۔ یہ ہماری فیکلٹی، اساتذہ اور یہاں کے لوگوں کے لئے بہت سودمند ثابت ہوگا اور وہ اپنے تعلیمی اور تحقیقی پروگراموں کے لئے یہاں سے ضروری معلومات حاصل کر سکیں گے۔ بلاشبہ ہم اطلاعات اور معلومات کی مینجمنٹ کے شعبے میں امریکہ کے قائدانہ کردار سے مستفید ہوتے رہیں گے۔ ہم امریکہ کی فراخدلی کا اعتراف کرتے ہیں، جس کا مظاہرہ وہ اطلاعات و معلومات کے شعبے میں ترقی پذیر ملکوں کے ساتھ تعاون کے ذریعے کررہا ہے اور جس سے ان ملکوں میں جمہوری کلچر کے فروغ میں مدد ملے گی۔

لنکن کارنر کیا ھے؟

لنکن کارنر امریکی سفارتخانے کے امور عامہ سیکشن اور میزبان ادارے کے درمیان ایک قسم کا اشتراک عمل ہوتا ہے۔ اس سے نہ صرف امریکہ کے بارے میں تازہ ترین اور مستند معلومات حاصل ہوتی ہیں، بلکہ یہ کارنر، پبلک لائبریری ریفرینس سروس کے طور پر بھی کام کرتا ہے۔ اس میں ملٹی میڈیا سہولیات، کتابیں اور رسائل موجود ہوتے ہیں، جس سے ہر شخص استفادہ کرسکتا ہے۔ اس کے علاوہ پروگرام، تقریبات اور مختلف سرگرمیوں کے لئے ریڈنگ روم اور میٹنگ روم بھی موجود ہوتے ہیں، جہاں دستاویزی فلموں، مذاکروں، ورکشاپس، اجلاسوں اور نمائشوں کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

لنکن کارنر امریکہ کے بارے میں عمومی معلومات حاصل کرنے کا اولین مقام ہوتا ہے۔ یہ ریفرینس لائبیریری، اطلاعات کے مرکز اور ایسے پروگراموں کے پلیٹ فارم کے طور پر بھی کام کرتا ہے، جہاں ہر وہ شخص، جو امریکہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتا ہو، ان پروگراموں میں شریک ہوسکتا ہے۔ اس وقت لنکن کارنر پشاور، اسلام آباد، کراچی اور مظفر آباد میں کام کررہے ہیں، جبکہ لاہور میں جلد ہی لنکن کارنر کام شروع کردیگا۔

پاکستان میں پہلا لنکن کارنر 20 اپریل 2006 کو پشاور یونیورسٹی میں کھولا گیا تھا۔ دوسرا کارنر 5 جون 2006 کو اسلام آباد کی بین الاقوامی یونیورسٹی میں کھولا گیا، جبکہ کراچی میں لنکن کارنر کا افتتاح 12 جون 2006 کورنگون والا کمیونٹی سنٹر میں ہوا۔ آزاد جموں وکشمیر میں لنکن کارنر 26 اپریل 2007 کو کھولا گیا۔ ہر کارنر پر تقریباً 50,000 ڈالر لاگت آتی ہے۔

لنکن کارنر کا بنیادی مقصد غیر ملکیوں کو امریکہ کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہے۔ ہر کارنر میں امریکہ کے بارے میں انگریزی میں کتابیں موجود ہوتی ہیں جس میں افسانوی ادب، انگریزی زبان کے بارے میں کتابیں اور سرکاری مطبوعات شامل ہیں۔ لنکن کارنر میں انٹرنیٹ، آڈیو، وڈیو، ڈی وی ڈی، اور سی ڈی روم کی سہولت موجود ہوتی ہے۔ ہر کارنر میں پروفیشنل لائبریرین تعینات ہوتے ہیں، جو دو زبانیں جانتے ہیں۔ لنکن کارنر میں داخلہ فری ہوتا ہے اور یہ ہر شخص کے لئے کھلا ہوتا ہے۔

پاکستان میں لنکن کارنرز

لنکن کارنر پشاور

پاکستان میں پہلا لنکن کارنر فروری 2006 میں پشاور یونیورسٹی کی سنٹرل لائبریری میں قائم کیا گیا۔ پاکستان میں امریکہ کے سابق سفیر ریان سی کروکر اور صوبہ سرحد کے سابق گورنر خلیل الرحمان نے مئی 2006 میں اس کا باضابطہ طور پر افتتاح کیا۔ لنکن کارنر پشاور میں پہلے سال 6000 سے زیادہ لوگ آئے اور یہاں 70 پروگرام ہوئے۔ یہ طلبا، دانشوروں اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے سرگرمیوں کا مرکز بن چکا ہے۔ لوگ لنکن کارنر کو ایک ایسا پلیٹ فارم سمجھتے ہیں، جہاں وہ امریکی سفارت کاروں سے براہ راست رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

لنکن کارنر اسلام آباد

لنکن کارنر پاکستان میں دوسرا اور دارالحکومت میں پہلا کارنر ہے، جسے بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کی مرکزی لائبریری میں عوام کے لئے 5 جون 2006 کو کھولا گیا۔ لنکن کارنر اسلام آباد نے ایک سال کے عرصے میں اپنے آپ کو ایک فعال ریسورس سنٹر ثابت کر دیا ہے، جو نہ صرف اسلامی یونیورسٹی کے طلبا اور اساتذہ بلکہ اسلام آباد اور راولپنڈی کے دوسرے لوگوں کے لئے ایک اچھا پلیٹ فارم بن گیا ہے۔ اس لنکن کارنر میں لوگ نئی کتابوں، مقبول عام رسائل، تعلیمی ڈی وی ڈیز، آن لائن مواد، سیمیناروں، ویڈیو شوز، ویب چیٹ، آن لائن ریسرچ، امریکی مقررین کے پروگراموں، مذاکروں اور نمائشوں سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اسلامی یونیورسٹی، جہاں لنکن کارنر قائم ہے، اعلیٰ تعلیم کا ایک منفرد ادارہ ہے، جہاں دینی اور عصری تعلیمی نظاموں کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ اسلامی یونیورسٹی میں 60 ملکوں کے سینکڑوں طلبا تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

لنکن کارنر کراچی

کراچی میں لنکن کارنر دھوراجی کالونی میں رنگون والا کمیونٹی سنٹر کی لائبریری میں قائم کیا گیا ہے اور یہ 12 جون 2006 کو عوام کے لئے کھولا گیا۔ یہ کارنر اس لحاظ سے منفرد ہے کہ یہاں روزانہ معاشرے کے بہت سے طبقوں کے لوگ بڑی تعداد میں آتے ہیں اور اپنے مطالعہ اور ریسرچ کے لئے مواد حاصل کرتے ہیں۔ ان میں طلبا، اساتذہ، دانشور اور پروفیشنل سبھی شامل ہوتے ہیں۔ لنکن کارنر میں دستاویزی فلمیں، مذاکرے، مباحثے اور دوسرے خصوصی پروگرام بھی ہوتے ہیں۔

لنکن کارنر کراچی ملٹی میڈیا سہولتوں، انگریزی زبان کے بارے میں مواد، امریکہ میں حصول تعلیم کے لئے معلومات، ثقافتی سرگرمیوں اور کراچی کے لوگوں کی دلچسپی کے موضوعات پر لیکچرز کے ذریعے امریکہ اور پاکستان میں دوستی کو فروغ دینے کے لئے کام کر رہا ہے۔ لنکن کارنر کراچی میں پاکستانی لائبریرین تعینات ہیں، جو صبح نو بجے سے شام پانچ بجے تک لائبریری کے معمول کے اوقات کار کے دوران لوگوں کو امریکہ کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لئے موجود ہوتے ہیں۔

لنکن کارنر لاہور

لنکن کارنر لاہور کے قیام کے سلسلہ میں 21 مارچ کو امریکی قونصل خانے اور پنجاب یونیورسٹی کے درمیان مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط ہوئے۔ لاہور قونصل خانہ کی جانب سے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ اور جامعہ پنجاب کے وائس چانسلر ارشد محمود نے دستخط کئے۔ مسٹر برائن نے اس موقع پر کہا کہ لنکن کارنر دونوں ملکوں کے درمیان بڑھتے ہوئے اشتراک عمل کی علامت ثابت ہوگا۔ پنجاب یونیورسٹی اس طرح کے کارنر کے لئے ایک مثالی جگہ ہے۔ ہمیں اس طرح کے ممتاز ادارے سے اشتراک عمل شروع کرنے پر فخر محسوس ہو رہا ہے۔ لنکن کارنر پنجاب یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری میں قائم کیا جائے گا، جو امریکہ کی ثقافت، معیشت، سیاست، معاشرہ اور تعلیم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ثابت ہوگا۔ توقع ہے کہ لنکن کارنر جولائی 2007 میں عوام کے لئے کھول دیا جائے گا۔ اس کے لئے لائبریری پیشہ ورانہ اسٹاف مہیا کرے گی اور یہ کارنر معلومات کی فراہمی کا ذریعہ اور ایسی جگہ ثابت ہوگا، جہاں باقاعدہ پروگرام، سیمینار، ورکشاپس اور باہمی دلچسپی کی دوسری تقریبات منعقد ہوں گی۔

آزادئ صحافت امریکی جمہوریت کی بنیاد ہے

امریکی سفارتخانہ نے 3 مئی کے دن عالمی یوم آزادی صحافت کی مناسبت سے شہر کے سینئر صحافیوں کو ایک غیر رسمی تقریب میں اکٹھا کیا جس میں امریکی سفارتکاروں نے "آزاد میڈیا کی حمایت کیلئے امریکی عزم" کو اجاگر کیا۔

امریکی سفارتخانہ کے شعبہ امور عامہ کی قائم مقام آفیسر اور پریس اتاشی ڈاکٹر الیزبتھ او۔ کولٹن نے تقریب کے شرکاء سے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ پریس کی آزادی امریکی جمہوریت کا جزو لاینفک ہے اور امریکہ اندرون ملک اور دنیا بھر میں اس کے تحفظ اور فروغ کیلئے کام کرتا ہے۔

انہوں نے وزیر خارجہ کونڈ ولیزا رائس کے بیان "ایک آزاد اور متحرک پریس سے زیادہ جمہوریت کا کوئی اور اہم ستون نہیں ہے۔" کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ صدر جارج ڈبلیو بش کے آزادی کے لائحہ عمل کے طور پر صحافت کی آزادی کو جمہوریت کا ایک کلیدی عنصر سمجھتا ہے۔

(فوٹو خبر و نظر)

ڈاکٹر الیزبتھ کولٹن نے کہا کہ امریکہ دنیا بھر میں مختلف طریقوں سے دو طرفہ اور کثیر الجہت سطح پر پریس کی آزادی کی حمایت کیلئے کام کرتا ہے۔

انہوں نے زور دے کر کہا کہ محکمہ خارجہ دنیا بھر سے صحافیوں، مدیروں اور میڈیا مینیجرز کیلئے پیشہ ورانہ مہارتوں کو بڑھانے کیلئے تبادلہ پروگرامز جیسا کہ ایڈورڈ آر مَرو جرنلزم فیلوشپس ہے پیش کرتا ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ یونیسکو کے بین الاقوامی پروگرام برائے فروغ اطلاعات (IPDC) کا بانی رکن اور چوتھا بڑا عطیہ دینے والا ملک ہے، جس کے ذریعہ ترقی پذیر ملکوں میں میڈیا کی آزادی کو فروغ دیا جاتا ہے۔

امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے کہا ہے کہ ایک آزاد اور مستعد پریس "جمہوریت کا اہم ستون ہوتا ہے"۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ آف کمیونیکیشن اسٹڈیز (ICS) میں ۳ مئی کو عالمی یوم آزادی صحافت کی مناسبت سے ہونے والی ایک تقریب میں کیا۔ آئی سی ایس کے ڈائریکٹر ڈاکٹر مغیث الدین شیخ نے دور حاضر میں پریس کو درپیش چیلنجز کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔

برائن ہنٹ نے کہا کہ عالمی یوم آزادی صحافت کے موقع پر ہم آزاد پریس کے اہم کردار کا اعتراف کرتے ہیں اور دنیا بھر میں سچ بیان کرنے کے صلہ میں جانیں قربان کرنے والے صحافیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ایک آزاد اور متحرک پریس کے بغیر قوم کو اظہار رائے کا موقع میسر نہیں آتا اور نہ وہاں جمہوریت پھلتی پھولتی ہے۔ ہم اظہار رائے کی آزادی کو بڑی شد و مد کے ساتھ اپنی سفارتکاری اور اپنے امدادی پروگراموں کے بنیادی عنصر کے طور پر فروغ دیتے ہیں۔

امریکی سفارتکار نے کہا کہ امریکہ غیر ملکی صحافیوں کیلئے مختلف پروگراموں اور تبادلوں جیسا کہ ایڈورڈ آر مَرو جرنلزم پروگرام کے ذریعہ آزاد صحافت کی حمایت کرتا ہے۔ آزاد میڈیا لوگوں کو بااختیار بناتا ہے، بدعنوانی کو بے نقاب کرتا ہے، شفافیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور سیاسی عمل میں لوگوں کی شمولیت کو فروغ دیتا ہے۔ اس کی عدم موجودگی میں معاشرہ متاثر ہوتا ہے۔

ڈاکٹر مغیث الدین شیخ نے رپورٹنگ پر کارپوریٹ کے اثرات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کاروباری دباؤ جیسا کہ اشتہارات کی آمدن بسا اوقات آزادی صحافت کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ تجارت کے عنصر کو میڈیا کی صنعت سے نکالنا نہ تو قابل عمل ہے اور نہ ہی حقیقت پسندانہ ہے۔

(فوٹو خبر و نظر)

انٹرنیشنل

کنٹینر سیکیورٹی منصوبہ

کے اجراء سے پاکستان سے امریکہ ساز وسامان لیجانے کے عمل میں تیزی آئے گی:

امریکی ناظم الامور

(فوٹو خبر ونظر)

امریکی ناظم الامور پیٹر ڈبلیو بوڈی نے کہا ہے کہ پورٹ قاسم پر انٹرنیشنل کنٹینرز سیکورٹی کے نظام کی تنصیب سے پاکستان اور وسط ایشیائی خطہ سے امریکہ ساز وسامان کی نقل وحمل کی رفتار میں تیزی آئے گی اور امریکہ کی سلامتی میں بھی اضافہ ہوگا۔

امریکی سفارتکار نے ۳۰ اپریل کو کراچی میں انٹرنیشنل سیکورٹی منصوبہ (IC3) کی افتتاحی تقریب میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ سہولت دہشت گردی کے خلاف بین الاقوامی جنگ میں ایک دفاعی اقدام ہے جس سے ہماری سرحدیں محفوظ ہوں گی اور پاکستانی برآمدات کی اقتصادی استعداد کار میں بھی اضافہ ہوگا۔ منصوبہ کا افتتاح وزیر اعظم شوکت عزیز نے پورٹ قاسم پر کیا۔

اس موقع پر گورنر سندھ ڈاکٹر عشرت العباد، وزیر اعلیٰ ڈاکٹر ارباب رحیم، تجارت اور پورٹس اینڈ شپنگ کے وفاقی وزراء سمیت متعدد سرکاری حکام بھی موجود تھے۔

ناظم الامور پیٹر بوڈی نے کہا کہ یہ منصوبہ امریکی اور پاکستانی حکومتوں کے درمیان مضبوط اور مشترکہ عزم وارادہ کی عکاس ہے۔ حکومت پاکستان کے ساتھ اس مشترکہ کوشش کے ذریعہ امریکہ جانے والے ہر کنٹینرز کے معائنہ کیلئے انٹیگریٹڈ اسکیننگ ٹیکنالوجی کے استعمال کی سہولت کی آزمائش کی جائے گی۔

پیٹر بوڈی نے کہا کہ پورٹ قاسم دنیا میں تین مقامات میں سے ایک ہے جہاں اس ٹیکنالوجی کی آزمائش کی جارہی ہے اور یہ دونوں ملکوں کے درمیان قریبی تعلق کی عکاس ہے۔

اعلیٰ امریکی سفارتکار نے کہا کہ پورٹ قاسم پر آزمائشی مرحلہ سے حکومت امریکہ کو اس امر کا تعین کرنے میں مدد ملے گی کہ آیا امریکہ جانے والے سو فیصد کنٹینرز کی اسکیننگ فنی اور معاشی طور پر قابل عمل ہے۔ اس سے پورٹ قاسم استعمال کرنے والی جہاز راں کمپنیوں کی رسد کے بین الاقوامی سلسلہ کے تحفظ کو بھی بڑھائے گا۔

محفوظ فریٹ کا منصوبہ امریکہ کے داخلی سلامتی، توانائی اور خارجہ کے محکموں کی مشترکہ کوشش ہے اور عالمی سطح پر رسد کے سلسلہ کی سلامتی کا جامع نمونہ ہے۔ یہ تجارت کے سلسلہ کو قانونی طور پر جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کی سلامتی کو بھی بہتر بناتا ہے۔ اس منصوبہ کے ذریعہ میزبان ملک کی حکومت اور تجارتی اشتراک کو بہتر اطلاعات میسر آتی ہیں اور کنٹینرز کے ذریعہ شہری جہاز رانی میں ساز وسامان کی سلامتی میں جدید ترین ٹیکنالوجی کو قابل استعمال بناتا ہے اور دہشت گردی کے امکانات کو کم کرتا ہے۔

فل برائیٹ وظائف کے طالبعلموں کی چوتھی سالانہ کانفرنس

پاکستان میں امریکی تعلیمی فاؤنڈیشن کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر گریس کلارک 28 اپریل کو قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں چوتھی سالانہ فلبرائٹ Alumni کانفرنس سے خطاب کر رہی ہیں۔ تصویر میں امریکہ کے ناظم الامور پیٹر بوڈی بھی نظر آرہے ہیں۔

طالبعلموں میں سے بیشتر جو موسم خزاں میں اس وظیفہ پر امریکہ تعلیم حاصل کرنے جارہے ہیں نے یوایس ایجوکیشنل فاؤنڈیش اِن پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی اس دوروزہ کانفرنس میں شرکت کی۔ کانفرنس کا موضوع "تہذیبوں کے درمیان مکالمہ" تھا۔ امریکہ سے تعلق رکھنے والے اسکالرز نے بھی جو جنوب ایشیائی ملکوں میں درس وتدریس سے منسلک ہیں اس کانفرنس میں شرکت کی۔

یوایس ایجوکیشنل فاؤنڈیش اِن پاکستان کی ایگزیکٹو ڈائریکٹر ڈاکٹر گریس کلارک نے کہاہے کہ فل برائیٹ پروگرام حکومت امریکہ کی مالی اعانت سے چلنے والے تمام تعلیمی وتبادلہ پروگراموں میں سرفہرست پروگرام ہے۔ تمام فل برائیٹ پروگراموں کا مقصد امریکی عوام اور دنیا بھر کے دوسرے ملکوں کے لوگوں کے درمیان باہمی مفاہمت کو فروغ دیناہے۔

قبل ازیں، امریکی سفارتخانہ کے قائم مقام ڈپٹی چیف آف مشن جیمز ایچ ولیمز نے امریکہ پاک تزویراتی اشتراک کار میں ثقافتی سفارتکاری کی اہمیت کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔

یوایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن اِن پاکستان دنیا بھر میں 51 "فل برائیٹ کمیشنز" میں سے ایک ہے۔ 1951ء میں اپنے آغاز سے فاؤنڈیشن اب تک 1465 پاکستانیوں کو متعدد پروگراموں کے تحت امریکہ میں حصول تعلیم کیلئے بھیج چکاہے اور 821 امریکی طالب علم پاکستان آچکے ہیں۔

یوایس ایجوکیشنل فاؤنڈیشن اِن پاکستان دوملکی کمیشن ہے جو تعلیمی تبادلوں کے مواقع کے ذریعہ پاکستانی اور امریکی لوگوں کے درمیان باہمی مفاہمت کیلئے سرگرم ہے۔ فاؤنڈیشن کے پروگرام امریکہ اور پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کے تجربات پر خصوصی توجہ دیتاہے۔

امریکی ناظم الامور پیٹر بوڈی فلبرائٹ وظیفہ حاصل کرنے والے طالبعلموں کے ساتھ

امریکی ناظم الامور جناب پیٹر بوڈی نے ہفتہ 28 اپریل 2007ء کو قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں چوتھی سالانہ فلبرائیٹ الومنائی کانفرنس کے اختتامی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ فل برائیٹ پروگرام دنیا بھر میں اور خاص طور پر پاکستان میں امریکی خارجہ پالیسی کا اہم اور قابل احترام حصہ ہے۔

امریکی سفارتکار نے کہا کہ محض چار برسوں میں پاکستان کے ساتھ دوطرفہ فل برائیٹ پروگرام کی مالیت دوملین ڈالر سالانہ سے بڑھ کر 30 ملین ڈالر سالانہ ہوگئی ہے اور اب یہ دنیا بھر میں اپنی نوعیت کا سب سے بڑا پروگرام ہے۔ اس وقت 200 سے زیادہ پاکستانی امریکہ میں اس پروگرام کے تحت زیر تعلیم ہیں۔

جناب پیٹر بوڈی نے کہا کہ آئندہ تعلیمی سمیسٹر میں امریکی اسکالرز بھی فل برائیٹ پروگرام کے تحت پاکستان آنا شروع ہوجائیں گے اور پاکستانی جامعات اور اعلیٰ تعلیم کے دیگر اداروں میں پڑھائیں گے اور تحقیق کریں گے۔

امریکی ناظم الامور نے کہا کہ یہ بات نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ دونوں ملکوں اور خطہ کے اسکالرز، ماہرین تعلیم اور محققین اس قسم کے تعلیمی تبادلوں میں شرکت کریں اور باقاعدگی سے ایک دوسرے کے تجربات سے مستفید ہوں۔

پاکستان بھر سے فلبرائیٹ وظیفہ پانے والے 100 سابق طالب علم اور 200 سے زیادہ نئے

(فوٹو خبرونظر)

(فوٹو خبرونظر)

(فوٹو خبرونظر)

امریکی سفارتکار کا

بین المذاہب ہم آہنگی

کی ضرورت پر زور

امریکی قونصل خانہ لاہور کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے مکالمہ کے ذریعہ بین المذاہب ہم آہنگی کے حوالے سے ایک کانفرنس میں مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے زور دیا ہے کہ آج ہمیں رواداری کو فروغ دینے کی شعوری کوشش کرنے کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے۔اس کانفرنس کا آغاز جس کا اہتمام پاکستان علماء مشائخ کونسل نے ۲۳ اپریل کو قونصل خانہ میں کیا تھا قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔اس کونسل میں مسلمان، عیسائی، ہندو، سکھ اور پارسی مذاہب کے پیروکار شامل ہیں۔

پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کئی مذاہب کی سرزمین ہے اور ہم اس تنوع کا اپنے ملک میں خیر مقدم کرتے ہیں جو یہ مذاہب لائے ہیں۔ہمیں بین المذاہب ہم آہنگی کی کوششیں کرنے کی ضرورت ہے تا کہ دنیا کے مذاہب اور تہذیبوں کی مشترکہ اقدار اور روایات کے فہم میں اضافہ کیا جا سکے۔انہوں نے کہا کہ میں صدقِ دل سے آج کی اس کوشش کو سراہتا ہوں جو بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کیلئے کی گئی ہے۔

علماء مشائخ کونسل کے صدر علامہ محمد زبیر عابد نے اپنی تقریر میں کہا کہ اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو امن و آشتی اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔انہوں نے کانفرنس کی میزبانی کرنے پر قونصل خانہ کا شکریہ ادا کیا۔

دیگر مقررین میں پنجاب کے وزیر مذہبی امور صاحبزادہ سعید الحسن، شاکر علی رضوی، آرچ بشپ لارنس سلڈانہ، بشپ آف لاہور الیگزینڈر جان ملک، بشپ سنگھ، گردوارہ پربندھک کمیٹی اور ڈاکٹر منوہر چند شامل تھے۔مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے 50 سے زیادہ نمائندوں نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔

پاکستان کو برڈ فلو سے بچاؤ کے آلات کی فراہمی

تقریب میں شریک (بائیں سے) ڈاکٹر قدیراحسن (یوایس ایڈ پاکستان)، ڈاکٹر جلیل کامران، ڈاکٹر برجس قاضی (قومی ادارہ برائے صحت)، جوناتھن ایڈلٹن (مشن ڈائریکٹر یوایس ایڈ)، جنرل مسعودانور (ایگزیکٹوڈائریکٹر این آئی ایچ) اورڈاکٹر آر۔ ایچ۔ عثمانی (وزارت خوراک وزراعت)

پاکستان میں یوایس ایڈ کے مشن ڈائریکٹر جناب جوناتھن ایڈلٹن نے پاکستان میں برڈفلو کی وباء سے بچاؤ کیلئے یکم مئی کو پاکستانی حکام کو 65,000 ڈالر مالیت کی ذاتی حفاظتی آلات اور لیبارٹری تجزیہ کیلئے شواہداورنمونے جمع کرنے کے سازوسامان حوالے کیا ہے۔

جوناتھن ایڈلٹن نے کہا کہ یہ 4500 کٹس (Kits) برڈفلو سے ممکنہ طور پر متاثر ہونے والے پرندوں کوتلف کرنے والے کارکنوں اورانسان میں ممکنہ طور پرسرایت کرجانے کے متعلق جائزہ لینے والوں کو تحفظ فراہم کریں گے۔

حکوت پاکستان کی جانب سے وزارت خوراک ، زراعت ولائیوسٹاک میں اینیمل ہسبنڈری کمشنر ڈاکٹر آرایچ عثمانی اورنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ، اسلام آباد کے ایگزیکٹوڈائریکٹر ریٹائرڈ جنرل مسعودانور نے یہ عطیہ وصول کیا۔

ان حفاظتی آلات میں لباس، ریسپی ریٹرز (آلاتِ تنفس)، چشمے اور دستانے شامل ہیں جوصوبائی سطح پرمحفوظ رکھے جائیں گے اوراس سے وزارت خوراک ، زراعت ولائیوسٹاک اورنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ کوآئندہ اس وباء کے ممکنہ طور پر پھوٹ پڑنے پراس سے نمٹنے میں مدد ملے گی۔ یہ حفاظتی کِٹ (Kit) ان افراد میں تقسیم کی جائے گی جو پولٹری یااُن انسانوں کو براہ راست چھوتے ہیں جوممکنہ طور پر برڈفلو کے جرثومہ سے متاثر ہوچکے ہیں۔

یوایس ایڈ کے مشن ڈائریکٹر نے وزارت صحت اور وزارت خوراک، زراعت ولائیوسٹاک کو برڈ فلو اور انسانوں میں وباء کی صورت میں پھیلنے والے انفلوئنزا سے نمٹنے کیلئے مربوط قومی منصوبہ وضع کرنے پرخراج تحسین پیش کیا۔

جوناتھن ایڈلٹن نے کہا کہ ہمیں یہ بات یادرکھنی چاہیئے کہ امسال پاکستان میں پرندوں میں ایچ فائیواین ون کی وباء 23 بار پھیلنے کی اطلاعات اورشواہد عالمی اداروں کو ملے۔ بیماری کے پھیلنے کی اطلاعات کواخبارات میں گزشتہ سال کی بہ نسبت کم جگہ ملی اور یوں پولٹری کی صنعت ان کے منفی اثرات سے زیادہ متاثر نہیں ہوئی۔

سینئر امریکی سفارتکار نے کہا کہ حال ہی میں ہونے والے کیس ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ وزارت خوراک، زراعت ولائیوسٹاک اوروزارت صحت کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ پاکستان میں برڈفلو کی روک تھام کیلئے تندہی سے کام کررہے ہیں۔ جوناتھن ایڈلٹن نے کہا کہ دونوں وزارتوں کواس جرثومہ کا سراغ لگانے اوراسے تلف کرنے کیلئے چوکس رہنا چاہیئے بلکہ قوم کواس سلسلہ میں شعور دینا چاہیئے بالخصوص گاؤں کی سطح پرتاکہ وہ بھی اس بیماری کے سدباب، پیشگی خبردار کرنے اوراس جرثومہ کی روک تھام کیلئے اپنا کردارادا کریں

دسمبر 2006ء میں یوایس ایڈ کے ایک تربیتی پروگرام کے تحت دس پاکستانی اہلکار ماسٹر ٹرینرز کی حیثیت سے منتخب کئے گئے جودیگرافرادکو ذاتی حفاظت کے ان آلات اورشواہد محفوظ کرنے کی کِٹ (Kit) کے درست استعمال اورنمونوں کوجمع کرکے لیبارٹریوں کوروانہ کرنے کے قابل بنانے کی تربیت دیں گے۔

پاکستان دنیا بھر میں اُن 22 ملکوں میں سے ایک ملک ہے جہاں یوایس ایڈ نے یہ تربیتی پروگرام اورآلات فراہم کئے ہیں۔ اس سازوسامان سے اس وباء کے دنوں میں متاثرہ پرندوں کوتلف کرنے اور پولٹری کو پالنے کے مقامات کو جراثیم سے پاک کرنے کی سرگرمیوں کے دوران جانور سے جانورکواور جانور سے انسانوں کواس بیماری کے لگنے کے امکانات کوکم سے کم کیا جائے گا۔

امریکی سفارتکار کا مظفرگڑھ میں امریکی کمپنی کے خیراتی طبی مرکز کا دورہ

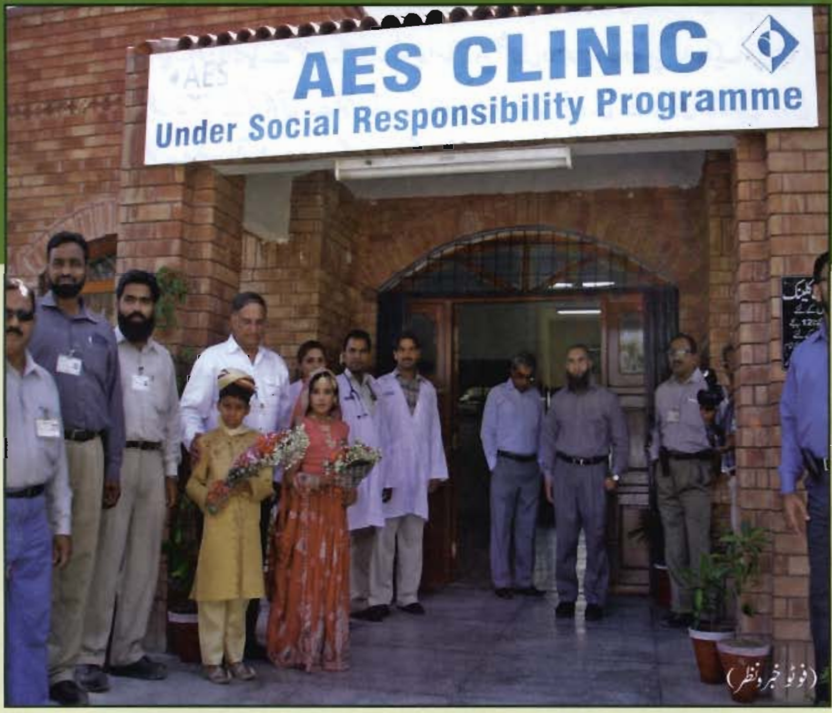

(فوٹو خبرونظر)

(فوٹو خبرونظر)

لاہور میں امریکی قونصل خانہ کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے ۲۴ اپریل کو مظفرگڑھ میں ایک طبی مرکز کا دورہ کیا جو اے ای ایس لال پیر (پرائیویٹ) لمیٹڈ نے قائم کیا ہے اور اسے چلا بھی رہا ہے۔ برائن ہنٹ نے کہا ہے کہ انہیں خوشی ہے کہ یہ مرکز اپنے قیام سے اب تک جنوبی پنجاب کے 45 ہزار باشندوں کو صحت کی سہولتیں فراہم کر چکا ہے۔ اس موقع پر امریکی قونصل خانہ کی افسر امور عامہ کیتھلین اِیگن بھی ان کے ہمراہ تھیں۔

امریکی سفارتکار نے کہا کہ اے ای ایس کی جانب سے دس اسکولوں کی عمارتوں کا فراخدلانہ عطیہ، شجرکاری کی کوششیں اور مقامی مریضوں کی آنکھوں کا مفت علاج اس بات کی بہترین مثال ہے کہ کس طرح امریکی نجی شعبہ کے کاروبار پنجاب کی مقامی آبادیوں کی اعانت کر رہے ہیں۔

اے ای ایس لال پیر (پرائیویٹ) لمیٹڈ، محمود کوٹ نے اپنے سماجی ذمہ داریوں کے منصوبہ کے حصہ کے طور پر 2003ء میں خیراتی کلینک قائم کی تھی۔ اے ای ایس کارپوریشن کا صدر دفتر امریکہ میں واقع ہے اور یہ دنیا کی بجلی کی ممتاز کمپنیوں میں سے ایک ہے جو پاکستان سمیت 26 ملکوں میں بجلی کی پیداوار اور تقسیم کا کام کر رہی ہے۔

اے ای ایس لال پیر / پاک کے صدر اور چیف ایگزیکٹو آفیسر نوید اسمٰعیل نے برائن ہنٹ کو اے ای ایس کے خیراتی کاموں کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ یہ کلینک تقریباً 100 دیہات پر مشتمل آبادی کی صحت کی بنیادی ضروریات کو پورا کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ، اے ای ایس نے قریبی علاقہ کے 24 گاؤں میں بجلی فراہم کی ہے، پانچ پُل تعمیر کئے ہیں، کھیتوں کو منڈی سے ملانے کیلئے 24 کلومیٹر سڑک تعمیر کی ہے اور حکومتِ پنجاب کو ووکیشنل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کیلئے ایک عمارت بھی عطیہ کی ہے۔

نوید اسمٰعیل نے مزید بتایا کہ، "ہم نے مزید 21 اسکولوں کی مرمت کرائی ہے اور ان میں سہولتوں کے معیار کو بہتر بنایا ہے اور سینکڑوں طالبعلموں کی تعلیم کے اخراجات اٹھا رہے ہیں۔ علاوہ ازیں ہم نے سات فری آئی کیمپ بھی لگائے ہیں جن میں 946 کامیاب آپریشن کئے گئے ہیں۔"

امریکی طاقت کا راز...... ایک

غلام مصطفیٰ ماشوری، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی خیرپور میں شعبہ انگریزی میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔ وہ محکمہ خارجہ کے انٹرنیشنل وزیٹرز لیڈرشپ پروگرام کے تحت ۲۶ فروری تا ۹ مارچ ۲۰۰۷ء کے دوران امریکی جامعات کا انصرام کے موضوع پر پروگرام میں شرکت کے لئے امریکہ گئے تھے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا دورہ کرنا ہر پاکستانی کا خواب ہے بالخصوص شعبہ تعلیم میں۔ جب سے مجھے کراچی میں امریکی قونصل خانہ سے روانگی کے منصوبہ کے بارے میں پتہ چلا، میں ایک نہ ختم ہونے والی جذباتی کیفیت میں مبتلا ہوگیا یہاں تک کہ میں واشنگٹن ڈی سی کے ڈیلیس ایئرپورٹ پر پہنچ گیا۔ جنوبی ایشیا سے تعلق رکھنے والے چھ اساتذہ (بشمول دو بھارت، دو نیپال اور ایک سری لنکا) کو محکمہ خارجہ نے گرمجوشی سے خوش آمدید کہا اور سوموار، 26 فروری سے ہماری ملاقاتیں شروع ہوگئیں۔ موضوعاتی طور پر یہ پروگرام امریکی جامعات کے ڈھانچے اور ذمہ داریوں سے متعلق تھا لیکن ہمیں امریکہ کی ممتاز جامعات کے ساتھ مل کر کام کرنے کے بھی مواقع ملے۔ ہم نے تین بڑے شہروں کے دس سے زیادہ بین الاقوامی اداروں کا دورہ کیا جو واشنگٹن ڈی سی، شمالی کیرولائنا اور میامی، فلوریڈا میں واقع تھے۔ ہم چھ جامعات اور متعدد دیگر بین الاقوامی ماخذ کے مراکز بھی گئے۔

یقیناً لکھنے کو بہت کچھ ہے مگر شاندار لمحات کو الفاظ میں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ نہ صرف امریکی تہذیب، تعلیم اور سیاست بلکہ مہذب معاشرہ اور کیمپس میں روزمرہ کی زندگی سے لے کر خیال رکھنے

غلام مصطفیٰ ماشوری، واشنگٹن ڈی سی میں جنوبی ایشیائی وفد اور محکمہ خارجہ کے حکام کے ساتھ

مسٹر Joshua Kreisar کو روائتی اجرک پیش کرنے کے بعد ان کے ساتھ

والی گھریلو مہمان نوازی نے میرے ذہن پر گہرے نقوش چھوڑے۔ ان میں سے چند بہترین لمحات میں قارئین کیلئے بیان کرتا ہوں۔ لوگ آج کے امریکہ کی طاقت کے متعلق سوال کرتے ہیں یا اندازہ لگاتے ہیں، میری بھی یہ کیفیت ہے۔ اب میں نے یہ دیکھ لی ہے اور واضح طور پر اگر بیان کیا جائے تو اس طاقت کا راز اُن کی سیکھنے کی گہری چاہت، ان کے تعلیمی معیار، فرائض کی ادائیگی سے لگن، ان کی دیانت داری، اخلاص، تحدید و توازن کے نظام اور اس سے بڑھ کر ایک قوم کے طور پر کام کرنے کے یقین پر ہے۔ وہ ہمیشہ یہ اپنی اخلاقی ذمہ داری سمجھتے ہیں کہ اپنے لئے نہیں بلکہ قوم کیلئے کچھ کریں۔ قومی سوچ کی اس روح نے جونئی نہیں بلکہ اتنی ہی پرانی ہے جتنی کہ امریکہ، مجھے بے حد متاثر کیا۔ امریکہ کے بانیان جارج واشنگٹن، جیفرسن، لنکن، اینڈریو جیکسن اور کئی دوسرے رہنماؤں کا کردار جنہوں نے نہ صرف اپنی انقلابی معاشی حکمت عملیاں بلکہ اپنی تمام دولت و جائیدادیں اس سوچ کے ساتھ جامعات اور تعلیمی اداروں کے قیام کیلئے وقف کردیں کہ اہل امریکہ کو اُن کے حقوق و فرائض کی آگہی و شعور دینا ہے۔ میں جارج میسن یونیورسٹی میں ڈاکٹر جرمی ڈی میئر کی گفتگو کبھی نہیں بھلا سکوں گا جو انہوں نے اپنے لوگوں کی زندگیوں کے بنانے میں امریکی سیاسی ثقافت، صدر کے اختیارات اور امریکہ میں ریاستوں کے کردار کا تجزیہ کرتے ہوئے کی۔ ہر شعبہ میں توسیع پسندی نہیں بلکہ آزادی کے احترام کے ساتھ تنوع ان لوگوں کی زندگیوں کا خاصہ ہے۔

اگرچہ امریکہ میں تمام ریاستیں متحد ہیں لیکن اپنی شناخت اور آزادی برقرار رکھتی ہیں۔ ان ریاستوں میں جامعات حقیقتاً اپنی قومی اور سماجی و معاشی زندگی کی ضروریات اور اغراض و مقاصد کی عکاسی کرتی ہیں۔ شمالی کیرولائنا میں تحقیقی مثلث کا ہمارا دورہ بڑا متاثر کن تھا جہاں امریکہ کے تین اعلیٰ تحقیقی مراکز قائم ہیں۔ اگرچہ ہماری ملاقاتیں انتظامی اہلکاروں سے طے تھیں پھر بھی ہمیں شمالی کیرولائنا اسٹیٹ یونیورسٹی میں نت نئی طرز کے کلاس رومز تک رسائی تھی۔ پڑھنے پڑھانے کیلئے شمالی کیرولائنا میں فیکلٹی سینٹر بھی ایک اور شاندار جگہ ہے۔ فیکلٹی میں تدریس کو زیادہ سے زیادہ موثر بنانے کیلئے اُن کے متحرک نصب العین اور بہترین طریقوں کے حصول بلکہ امریکہ بھر میں فیکلٹی تک رسائی کیلئے وڈیو کانفرنسنگ کی سہولیات سے بھی بے حد متاثر ہوا۔ نت نئے طریقوں اور ذرائع کی تلاش کیلئے ان کی بڑھتی ہوئی فکر قابل ذکر ہے۔ وہ ٹیکنالوجی کے ثمرات سے بہرہ مند ہونے کے باوجود انسانیت کی بہتر انداز میں خدمت کی نئی راہیں تلاش کر رہے ہیں۔

تحریر: غلام مصطفیٰ ماشوری

وم کے طور پر
کام کرنے کا یقین

ہمارا تیسرا اور آخری قیام میامی ،فلوریڈا میں تھا۔ ہر جگہ قیام بہترین تھا لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ میامی میں قیام اُس سے بھی سوا تھا۔ نہ صرف اس کے حسین موسم اور گونا گوں ثقافت بلکہ اہل میامی کی زندہ دلی کسی طرح بھلائی نہیں جاسکتی۔ انیٹے الوریز جو مقامی پروگرامز آفیسر تھیں، ایک شاندار طبیعت کی مالک خاتون تھیں۔ انہوں نے ہمیں شہر بھر کی سیر کرانے اور جہاں ہم انفرادی طور پر جانا چاہتے تھے لے جانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ ہمارا پہلا دورہ میامی ڈیڈ کالج (ایک کمیونٹی کالج) کا تھا۔ جہاں ڈاکٹر اسمتھ اور ڈاکٹر لیورنگ نے غالباً ہمارا سب سے اچھا اور گرمجوش استقبال کیا۔ ایم ڈی سی میں یہ ملاقات اہل میامی کی حقیقی روح کی عکاس تھی کہ وہ لوگ نہ صرف مسابقت پر یقین رکھنے والے منتظمین اور اساتذہ ہیں بلکہ پیارے انسان بھی ہیں۔ ان کی باتوں اور کاموں سے محبت اور پیار جھلکتا تھا۔ یہ کمیونٹی کالج امریکہ بھر میں کسی بھی ریاست کی جانب سے چلایا

ماشوری اور گروپ کے دوسرے ارکان، شمالی کیرولائنا، Releigh میں Meredith کالج میں
ں پریذیڈنٹ ڈاکٹر ڈینیئل جے گرین اور ان کی ٹیم کے ساتھ

جانے والا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ میں کالج میں نہ صرف رسمی تعلیم بلکہ متنوع پیشہ ورانہ تربیتی پروگراموں کیلئے پرخلوص کوششوں سے بڑا متاثر ہوا۔

ہمارا سب سے آخری دورہ جو کسی طور کم تر اہمیت کا حامل نہیں یونیورسٹی آف میامی کا تھا جو جنوب مشرقی امریکہ میں سب سے بڑی نجی تحقیقی یونیورسٹی ہے۔

واشنگٹن ڈی سی میں مسٹر ماشوری، انٹرنیشنل اسٹوڈنٹ ایکسچینج پروگرام کی نائب صدر ڈائکٹر Nana Rinehart اور ان کے اسٹاف کے ساتھ

اس دورہ کے دوران، میں نے طالب علموں کی انرولمنٹ کی پالیسیوں اور نصاب کی تیاری کے بارے میں بہت کچھ سیکھا جو ایک یونیورسٹی کو امریکہ میں ایک بڑا تحقیقی ادارہ بناتے ہیں۔ طے شدہ میٹنگوں کے بعد ہمارے پاس بہت تھوڑا وقت بچا تھا جس میں ہم اپنی پسند کے امور میں دلچسپی لے سکتے تھے، پھر بھی میں شعبہ انگریزی کی جانب گیا جو حیرت انگیز طور پر انگریزی زبان کی کمپیوٹرائزڈ لیبارٹری لگتا تھا جس میں طالب علموں کو بے شمار اور متنوع نوعیت کے کورسز پیش کئے جاتے ہیں۔

آخر میں یہ کہوں گا کہ دیکھنے سے ہی یقین آسکتا ہے۔ واشنگٹن ڈی سی سے لے کر میامی تک ہم نے بہت سے اداروں کے دورے کئے، لوگوں، پیشہ ور ماہرین اور طالب علموں سے ملاقاتیں کیں اور فوری طور پر اس نتیجہ پر پہنچے کہ اُن کی قومی سوچ، تعلیم سے محبت، ایک ذمہ دار معاشرہ ہونے کا احساس، مساوات اور اخوت پر مبنی آزادی پر کامل یقین، وہ رہنما اصول ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر وہ ایک مضبوط قوم بننے میں مسلسل مصروف ہیں۔

یوایس ایڈ کی معاونت سے مانسہرہ میں

صحت کی بہتر سہولیات

کی فراہمی کے منصوبہ کا آغاز

(فوٹو خبرونظر)

ضلع مانسہرہ میں اکتوبر 2005ء میں المناک زلزلہ کے بعد صحت کی سہولیات کو بہتر بنانے کیلئے پرائیڈ (پرائمری ہیلتھ کیئر ریوائٹیلائزیشن، انٹیگریشن اینڈ ڈی سینٹرلائزیشن اِن ارتھ کوئیک افیکٹیڈ ایریاز) نے ۲۴ اپریل کوایک منصوبہ کا آغاز کیا جو یوایس ایڈ کی کوششوں کا ایک حصہ ہے جس کے تحت صوبہ سرحد میں ضلع مانسہرہ اور آزاد کشمیر میں ضلع باغ میں پہلے سے بہتر تعمیر کی جارہی ہے۔

صوبہ سرحد کے گورنر ریٹائرڈ لیفٹیننٹ جنرل علی محمد جان اورکزئی اس تقریب میں مہمان خصوصی تھے۔ اس موقع پر امریکی سفارتخانہ کے ناظم الامور پیٹر بوڈی، یوایس ایڈ پاکستان کے مشن ڈائریکٹر جوناتھن ایڈلٹن، یوایس ایڈ کے افسر تعمیر نو رابرٹ میکلوڈ، پرائیڈ کے ڈائریکٹر راسموسین، صوبہ سرحد کے وزیر صحت اور مانسہرہ کے ضلعی ناظم بھی اس موقع پر موجود تھے۔

لگ بھگ تین سوافراد کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جناب پیٹر بوڈی نے مانسہرہ اور باغ میں صحت عامہ کے نظاموں کو قائم کرنے کیلئے کام کرنے پر پرائیڈ کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ موثر ترقی محض پیسوں کے متعلق نہیں ہوتی ۔ یہ سبق سیکھ کر اسے تیار کردہ منصوبوں میں شامل کرنے کے بارے میں بھی ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں، میں خاص طور پر یوایس ایڈ اور پرائیڈ کے کام سے خوش ہوں۔

پرائیڈ کے ضلعی سطح پر صحت عامہ کے نظام کو از سر نو احیاء کے مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے پراجیکٹ ڈائریکٹر بروس راسموسین نے کہا کہ زلزلہ کی تباہ کاریوں سے نمٹنے کیلئے ایک موثر ہنگامی کارروائی کی گئی۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ہمیں اس حقیقت سے صرف نظر نہیں کرنا چاہیئے کہ صحت کے بنیادی اعشاریئے جو ماؤں اور بچوں کی بیماریوں اور اموات سے منسلک ہیں پاکستان میں ناقابل قبول حد تک زیادہ ہیں جن کی بیشتر وجوہات ایسی ہیں جن پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

پرائیڈ پالیسی سازوں، ضلعی سطح کے منتظمین، طبی ماہرین اور غیر سرکاری تنظیموں سمیت اس شعبہ سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد کے قریبی تعاون سے کام کررہا ہے جن میں بہت سے لوگ منصوبہ کی افتتاحی تقریب میں شریک تھے۔

زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں لوگوں کی زیادہ تر توجہ نئے اسکولوں اور طبی مراکز کی تعمیر میں تھی، یوایس ایڈ نے حکومت پاکستان کے اشتراک سے اس بات کو یقینی بنانے میں اعانت کی ہے کہ ان اسکولوں اور طبی مراکز میں ہونے والے کام کو بھی بہتر بنایا جائے۔

امریکی ادارہ برائے بین الاقوامی ترقی (یوایس ایڈ) کے زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو کے 200 ملین ڈالر مالیت پروگرام کے تحت آئندہ چار برسوں میں سینکڑوں اسکول اور صحت کے مراکز تعمیر کئے جائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ صحت اور تعلیم کی بہتر سہولتوں کی فراہمی اور بہتر معاشی سرگرمیوں میں بھی اعانت کی جائے گی۔

(فوٹو خبرونظر)

(فوٹو خبر و نظر)

ھالی ووڈ کی نظر میں برطانوی راج

الحمرا آرٹس سینٹر میں امریکی فلمی میلہ کا انعقاد

امریکی قونصل خانہ لاہور کے پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے ۱۹ اپریل کو الحمرا آرٹس سینٹر میں امریکی فلمی میلہ "ہالی ووڈ کی نظر میں برطانوی راج" کا افتتاح کیا جس کا آغاز مشہور امریکی ڈائریکٹر جان ہیوسٹن کی کلاسیکی فلم "دی مین ہو وو ڈ بی کنگ" (The Man Who Would be King) کی نمائش سے ہوا۔ تین روزہ فلمی میلہ لاہور آرٹس کونسل کے تعاون سے منعقد کیا گیا۔

پرنسپل آفیسر برائن ہنٹ نے کہا ہے کہ بہت سے امریکیوں کیلئے برطانوی راج کے بارے میں فلمیں ہی وہ واحد ذریعہ ہیں جن سے وہ جنوبی ایشیا کی تاریخ کا سامراجی دور دیکھ سکتے ہیں۔ یہ فلمیں ایک اجنبی سرزمین کے نہ صرف متاثر کن مناظر پیش کرتی ہیں بلکہ اُس دور کے لوگوں کو درپیش مسائل کی بھی عکاسی کرتی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ لاہور کے شائقین، سینما کے ذریعہ ماضی کے اِس سفر سے لطف اندوز ہوں گے۔

شعبہ امور عامہ کی افسر کیتھلین ایگن نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ یہ بات باعث مسرت ہے کہ الحمرا آرٹس کونسل میں یہ فلمی میلہ منعقد ہو رہا ہے، جو ایک ایسا ادارہ ہے، جس کی لاہور میں فنون لطیفہ کے فروغ کی ایک متاثر کن تاریخ ہے۔ اس میلہ میں جو فلمیں دکھائی جا رہی ہیں اُن میں "گنگا دین(Gunga Din)"، "دی رینز کیم" (The Rains Came)، "کم" (Kim) اور "وی ولی ونکی" (Wee Willie Winki) شامل ہیں۔ فلمی میلہ 21 اپریل 2007ء کو اختتام پذیر ہوا۔

ڈاڈر اسکول کی طالبات کا
امریکی سفارتخانے
کا دورہ

امریکی شعبۂ امورِ عامہ کی جانب سے ڈاڈر گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول کے لئے عطیۂ کتب دیا گیا۔ چند طالبات کتابوں کی ورق گردانی کر رہی ہیں (فوٹو خبر و نظر)

2005 کے زلزلے سے تباہ ہونے والے ضلع مانسہرہ کے گاؤں ڈاڈر کے گورنمنٹ گرلز مڈل اسکول کی 100 سے زیادہ بچیوں اور ان کی 6 ٹیچرز نے 10 مئی کو اسلام آباد میں ایک خوشگوار دن گزارا۔ ان کے اس دورے کا انتظام یو ایس ایڈ نے کیا تھا۔ ان بچیوں نے امریکی سفارتخانے آنے سے پہلے راول جھیل کی بھی سَیر کی۔ امریکی سفارتخانے پہنچنے پر بچیوں کو Junior Ambassador کے بَیج دیئے گئے۔ ان کے لئے لنچ کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔

امریکی سفارتخانے میں بچیوں کا استقبال کرتے ہوئے امریکی ناظم الامور مسٹر پیٹر بوڈی نے کہا: ''ہمیں آپ کا یہاں استقبال کر کے بہت خوشی ہو رہی ہے۔ کانگریس کی ممبر نیٹا لووئی نے حال ہی میں آپ کے اسکول کا دورہ کیا تھا اور وہ اس بات سے بہت متاثر ہوئی تھیں کہ بچیاں کتنے شوق سے تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ہم تعلیم سے آپ کی دلچسپی کی تعریف کرتے ہیں اور ہماری دعا ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ کامیابیاں حاصل کریں۔''

پاکستان سے رخصت ہونے والے یو ایس ایڈ کے ڈائریکٹر جوناتھن ایڈلٹن نے اس موقع پر بچیوں اور ٹیچرز سے اردو میں خطاب کرتے ہوئے کہا: ''آپ نے گزشتہ سال کی اپنی کارکردگی سے لوگوں کو بہت متاثر کیا۔ مجھے امید ہے آپ کا اسلام آباد کا یہ سفر یادگار ثابت ہوگا۔ ایک سال پہلے میں پہلی مرتبہ ڈاڈر گیا تھا تو اس وقت زلزلے کی تباہ کاریاں نمایاں طور پر نظر آ رہی تھیں۔ میں نے یو ایس ایڈ کی طرف سے وعدہ کیا تھا کہ ہم بچیوں کا مڈل اسکول اور لڑکوں کا ہائی اسکول دوبارہ تعمیر کرائیں گے۔ مجھے خوشی ہے کہ اب یہ دونوں اسکول مکمل ہو چکے ہیں''

''آپ نے پچھلے سال اسکول دیکھنے کے لئے آنے والے امریکیوں کی جو مہمان نوازی کی تھی، اس پر ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور جوابی مہمان نوازی کر رہے ہیں، جس سے ہمیں دلی مسرت ہو رہی ہے۔''